عرب جمہوریہ مصر　　　　　　　　　　　　۱۶ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف　　　　　　　　　　　　۱۵جولائی ۲۰۲۲

اسلام کے فرائض اور ان کے مقاصد

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام کے فرائض اپنے دامن میں جامع اقدار اور بلند اخلاق کو سموئے ہوئے ہیں، اس لیے کہ اسلام نے تمام عبادات کو اعلیٰ اخلاق کے ساتھ جوڑ دیا ہے، بلکہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے اپنی بعثت اور اپنے پیغام کا بلند ترین مقصد ہی اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کو بنایا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک مجھے اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔

اور اسلام نے کسی بھی فریضہ کا حکم نہیں فرمایا مگر یہ کہ اس کا اثر اخلاق کی بلندی کی صورت میں اس فرد کے کردار میں ظاہر ہوتا ہے اگر اس نے اس فریضہ کو ویسے ہی ادا کیا ہو جیسے مطلوب ہے، بلکہ یہ اثر فرد سے آگے معاشرے تک پھیلتا ہے اور اس کا اثر اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ نماز کے متعلق قرآن کریم نے یہ واضح فرمادیا کہ اس کے مقاصد میں سے فضائل کو پیوست کرنا، کردار کی مضبوطی، اور نفوس کا تزکیہ کرنا شامل ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: "إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ" "بے شک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے"۔ اسی طرح قرآن کریم نے نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنے کے اثر کو وقت کے احترام کی تقویت کی طرف اشارہ فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: "إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا" "بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت کے حساب سے فرض ہے"۔ جیسا کہ شریعت مطہرہ نے ان لوگوں کے متعلق دردناک عذاب کی وعید فرمائی ہے جنہیں نماز کی حقیقت کا ادراک نہیں ہوتا پس وہ برے اخلاق کے مالک ہوتے ہیں اور لوگوں سے اچھائی کو روکتے ہیں، ارشاد باری تعالی ہے: "فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ * الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ * الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ *

وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ" ایسے نمازیوں کے لیے خرابی ہے (۴) جو اپنی نماز (کی ادائیگی) سے غافل ہیں (۵) وہ جو ریاکاری کرتے ہیں (۶) اور روزمرہ استعمال کی چیزیں (مانگے بھی) نہیں دیتے" [ماعون:۴-۶]۔

جہاں تک زکاۃ کا تعلق ہے تو اس کے مقاصد میں سے باہمی کفالت اور شفقت جیسی صفات محمودہ کو پختہ کرنا، اور نفس کی پاکیزگی اور بخل وخودغرضی اور بغض وعداوت سے اس کا تزکیہ شامل ہے، ارشاد باری تعالی ہے:

"خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ" (اے حبیب!) ان کے مالوں سے صدقہ وصول کیجئے تاکہ آپ انہیں پاک کریں اور انہیں اس ذریعے سے بابرکت فرمائیں نیز ان کے لیے دعا فرمائیں بے شک آپ کی دعا ان کے لیے (ہزار) تسکین کا باعث ہے اور اللہ تعالی سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔ [توبہ:۱۰۳]، اسلام نے زکاۃ ادا کرنے والے اور صدقہ کرنے والے کو احسان جتلانے ، تکلیف پہنچانے، اور ریاکاری سے بچنے کا حکم فرمایا ہے، اوران سب بیماریوں کو عبادت کو باطل کرنے والے اعمال قرار دیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:" يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى كَالَّذِي يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ" اے ایمان والو! اپنے صدقوں کو احسان جتلا کر اور دکھ پہنچا کر ضائع مت کرو اس آدمی کی طرح جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر یقین نہیں رکھتا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی چکنی چٹان ہو جس پر مٹی پڑی ہو پھر اس پر زور کی بارش برسے اور اسے چٹیل صاف پتھر چھوڑ جائے، (ریاکار) اس سے کچھ بھی حاصل نہ کر سکیں گے جو انہوں نے کمایا اور اللہ تعالی کفر اختیار کرنے والوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ [بقرۃ:۲۶۴]۔

اور روزے کا سب سے بڑا مقصد خفیہ طور پر اور علی الاعلان اللہ تعالی کے تقوی اور اس کی نگرانی کا حصول ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

تَتَّقُونَ""" اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے شاید تم پرہیز گار ہو جاؤ۔[بقرۃ: ۱۸۳]۔ اسی طرح یہ مسلمان کو صبر اور خوبصورت اخلاق کا عادی بنا دیتا ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ ایک ڈھال ہے پس جو روزے سے ہو وہ فحش گوئی نہ کرے اور نہ ہی شور مچائے، اور اگر کوئی اس سے لڑنا چاہے یا اسے گالی دے تو اس کا جواب صرف یہ ہو کہ میں روزہ دار ہوں، لیکن جو روزے کی حقیقت کو نہیں پہچانتا اور اس کا مقصد حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا تو وہ اس کے ثواب سے محروم رہتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹی بات اور غلط کام نہ چھوڑے تو اللہ کو ضرورت نہیں کہ وہ محض کھانا پینا چھوڑ دے۔ اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے بھوک اور پیاس کے سوا کچھ نہیں ملتا۔

برادرانِ اسلام!

اس میں کوئی شک نہیں کہ حج دلوں میں قابل تعریف فضیلت اور کریم اخلاق کو پیوست کر دیتا ہے اور حج سے تب تک متوقع پھل نہیں ملتا اور نہ ہی یہ تب تک حج مبرور ہوتا ہے کہ حاجی کے گناہ ایسے بخشے جائیں کہ جیسے وہ آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے جب تک حاجی بے حیائی کی باتیں، نافرمانی، اور جھگڑے سے اجتناب نہ کرے، جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: "الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ" حج کے چند مہینے ہیں جو معلوم ہیں پس جو ان میں حج کی نیت کر لے تو اسے حج کے دنوں میں بے حیائی کی بات اور نافرمانی اور جھگڑا جائز نہیں، اور جو تم نیک کام کرو اللہ اسے جانتا ہے، اور سفر کا توشہ تیار کرو اور سب سے بہتر توشہ تو پرہیز گاری ہے اور اے عقلمندو! مجھ سے ڈرتے رہو۔[بقرۃ:۱۹۷]، اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور کوئی بے حیائی کی

بات نہ کی اور نہ نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جاتا ہے جیسے وہ آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

ہم یہ بات واضح کرتے چلیں کہ اسلام ایسا موسم نہیں ہے جس کا کوئی پھل نہ ہو اور جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہ ہو، پس نمازی اپنی نماز ختم کرنے کے بعد ملاوٹ کرتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرتا ہے، اور اپنے ہمسائے کو تکلیف پہنچاتا ہے، یا جھوٹ بولتا ہے، خیانت کرتا ہے، یا وعدہ خلافی کرتا ہے، یا حاجی حج کرنے کے بعد بھی پہلے کی طرح کوتاہی کرتا ہے، نبی کریم ﷺ نے بروز قیامت حقیقی مفلس کے بارے میں بتایا جب آپ نے فرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہو گا جو قیامت کے دن نماز، روزے، اور زکاۃ کے ساتھ آئے گا، اور اس طرح آئے گا کہ (دنیا میں) کسی کو گالی دی ہو گی، کسی پر بہتان باندھا ہو گا، اور کسی کا مال کھایا ہو گا، پس اس کی نیکیوں سے اسے بھی دیا جائے گا، اسے بھی دیا جائے گا اور اس کے ذمہ جو ادائیگی ہیں اس سے پہلے اگر اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو پھر ان کے گناہوں کو لے کر اس کے حساب میں ڈال دیا جائے گا پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اور ہمارے نبی کریم ﷺ کو ایک عورت کے بارے میں بتایا گیا جو بہت زیادہ نمازیں پڑھنے، صدقہ کرنے اور روزے رکھنے کے حوالے سے جانی جاتی تھی، مگر یہ کہ وہ اپنی زبان کے ساتھ اپنے ہمسائے کو تکلیف پہنچاتی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گی، اور آپ سے ایک دوسری عورت کا ذکر کیا گیا جو کم روزے اور صدقات اور نمازوں کے ساتھ جانی جاتی تھی لیکن چند ٹکڑے صدقہ کرتی تھی اور اپنی زبان کے ساتھ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہیں پہنچاتی تھی تو آپ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا: وہ جنتی ہے۔

اے اللہ ہمیں حسنِ اخلاق کی ہدایت عطا فرما پس تیرے سوا کوئی اچھے اخلاق کی طرف ہدایت فرمانے والا نہیں

اور ہمارے ملک مصر اور تمام ملکوں کی حفاظت فرما!